صاف وشفاف دھاندلی

تحریر: ڈاکٹر محمد اجمل نیازی...... کالم نگار "نوائے وقت"

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نئے ناظم اعلیٰ جناب حافظ عبدالکریم سیاست میں نو وارد ہیں، کوچۂ سیاست میں قدم رکھتے ہی انہوں نے ایوانِ سیاست میں زلزلہ برپا کر دیا۔ فروری 2008ء کے قومی انتخابات میں اپنے آبائی علاقہ ڈیرہ غازی خان سے قومی اسمبلی کی سیٹ پر حصہ لے کر پہلے تو انہوں نے سب کو حیران کر دیا اور مخالف فریق خوش ہو گیا کہ مقابلہ ایک عام سے مولوی صاحب سے ہے لہذا گھبرانے کوئی ضرورت نہیں مگر جوں جوں انتخابی مہم شروع ہوئی مولانا کے انتخابی جلسے کامیاب ہونے لگے تو مخالف فریق کو احساس ہوا کہ میدان ان کے ہاتھ سے نکلنے لگا ہے اور بالآخر انتخابات کے روز رات گئے الیکشن کے ابتدائی نتائج میں مولانا دس، گیارہ ہزار کی لیڈ سے جیتنے لگے تو دور دراز کے حلقوں میں فریق مخالف نے دھاندلی کے وہ ریکارڈ قائم کئے کہ الاماں والحفیظ اور اگلے روز کے نتائج میں حافظ صاحب کی جیتی ہوئی بازی کو دھاندلی سے ہار میں تبدیل کر دیا۔

قومی اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں بڑے بڑے سینئر صحافیوں اور تبصرہ نگاروں نے اس کھلی دھاندلی پر جرأت مندانہ کالم اور تبصرے لکھے ہیں۔ ان میں سے نوائے وقت (5 مارچ) کا ایک کالم "بے نیازیاں" نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

سی این اے کی نشست میں ایک درویش خدامست آیا وہ ہمارے گاؤں کی مسجد کے امام جیسا تھا۔ ہم نے کوئی اہمیت اسے نہ دی۔ صدر محفل غلام مصطفیٰ میرانی نے یہ بتا کر حیران کر دیا کہ یہ حافظ عبدالکریم ہیں جنہوں نے انتخابات میں سابق صدر پاکستان سردار فاروق لغاری کو شکست دے دی۔ پھر دھاندلی کرا کے حافظ صاحب کی شکست کا اعلان کر دیا۔ اس دھاندلی کو سرکاری کہا جائے یا ذاتی۔ سرداروں، وڈیروں، کرپٹ امیروں اور مستقل ممبروں کو سرکاری دھاندلی کی ضرورت نہیں وہ خود کفیل ہیں اور ہمیشہ سرکار دربار کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اپنے اپنے علاقوں میں ان کی حکومت ہوتی ہے اور وہ خود حکومت میں ہوتے ہیں۔ وہ اتنے بزدل ہیں یعنی ظالم ہیں کہ حکومت کے بغیر اپنے علاقے میں بھی حکومت نہیں کر سکتے۔ وہ ہمیشہ دھاندلی کروا کے جیت جاتے ہیں اور غیر منتخب حکمرانوں کے کام آتے ہیں۔ اپنے آپ کو خود دوسروں کے ووٹ ڈالتے ہیں صدیوں سے محروم محکوم مظلوم لوگوں

کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کرتے ہیں۔ظلم وستم اور استحصال کی انتہا ہے کہ مجبور لوگ کسی ناجائز بات پر احتجاج بھی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کبھی دھاندلی کے خلاف بھی آواز نہیں اٹھائی۔ اب کے ایک مولوی صاحب نے لوگوں کو سردار کے مقابلے میں لاکھڑا کیا ہے۔ اس میں صدر پرویز مشرف کے خلاف نفرت اور رد عمل بھی ہے۔ پہلے تو سردار صاحب اور سرداروں نے کہا کہ ایک مولوی ہمارا کیا مقابلہ کرے گا اس نے مقابلہ کر دکھایا تو سرداروں کے قدموں تلے ان کی اپنی زمین ہل گئی۔ سرداروں کو پتہ چلا ہوگا کہ مولوی کا مطلب تو ''اللہ والا'' ہوتا ہے۔ سردار تو وہ امام مسجد ہوتا ہے جسے یہ سردار اپنا کمی (غلام) سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ مولوی ہی حاکموں ظالموں اور جابروں کے سامنے ڈٹ گئے امام ابو حنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ آمریت کے خلاف ڈٹ گئے۔ ڈیرہ غازی خان سے ڈاکٹر نذیر نے حق کا ساتھ دینے میں استقامت دکھائی تھی۔ پھر اسے شہید کرا دیا گیا جب کوئی شخص علاقائی حاکموں اور سرکاری حاکموں دونوں کے لئے خطرہ بن جاتا ہے تو اسے قتل کرا دیا جاتا ہے۔ شکل وصورت کے مولوی مگر ڈاکٹر نذیر کا خون بھی موجودہ صورتحال میں رہنمائی کر رہا ہے۔ سی این اے کی نشست میں حافظ عبدالکریم سے بھی گزارش کی گئی کہ وہ اپنا خیال رکھیں۔ ایک بہادر اور صابر وشاکر آدمی نے کہا کہ الیکشن والے دن جب میں نے لغاریوں کے علاقے میں جا کر احتجاج کیا تو فاروق لغاری کے لڑکے جمال لغاری نے کہا کہ آپ اپنے آدمیوں کو سنبھالیں ورنہ یہاں قتل وغارت ہو جائے گی تو میں نے اس سے کہا کہ تم شہر بھی آؤ گے۔ وہاں میں بھی قتل وغارت کا ذمہ دار نہیں ہوں گا۔ اس کے بعد جمال لغاری نے میرے سامنے ہاتھ باندھ لئے۔ حافظ صاحب نے بتایا ہے کہ شہر میں ٹرن آؤٹ 33 فیصد تھا اور پہاڑی علاقوں میں جہاں آمدورفت کے ذرائع محدود ہیں، 94 فیصد تھا۔ جبکہ سرداروں کے دیہاتوں میں شرح خواندگی ایک فیصد بھی نہیں ہے۔ اس علاقے میں ایک سردار نے ایک جلسہ کرایا جہاں ان لوگوں کو انعامات دیئے گئے جن کا کوئی آدمی تین چار نسلوں سے سکولوں میں نہیں گیا۔ حافظ صاحب کے ایک پولنگ سٹیشن پر کل 2200 ووٹ تھے اور 2195 ووٹ کاسٹ ہوئے حیرت یہ تھی کہ وہ پنج پیارے کون تھے جنہوں نے ووٹ نہیں ڈالا۔ یہاں حافظ صاحب کو پانچ ووٹ ملے۔ اصل پانچ بہادر تو یہ تھے یقیناً ان پانچ لوگوں کو خود ووٹ ڈالنے کا موقع مل گیا تھا۔ حافظ صاحب کو ان کی تلاش ہے تاکہ ان کے اعزاز میں تقریب کی جاسکے۔ پہاڑی علاقوں میں جیپ بھی نہیں جاتی۔ لوگ گدھوں پر بیٹھ کر جاتے ہیں۔ پتہ نہیں سردار صاحب یہاں کونسی سواری پر بیٹھ کر پہنچے۔ فاروق لغاری

اپنی شکست سے ڈر کر ''ٹکے ٹکے'' کے لوگوں کی منتیں کر رہے تھے۔حافظ صاحب کی یہ کامیابی بھی کم نہیں۔اسمبلی میں وہی ہوں گے۔وہاں وہ ایم ایم اے کے مولویوں جیسا کردار ادا نہ کریں ورنہ لوگ بہت مایوس ہوں گے۔ کئی کئی پریذائیڈنگ آفیسرز نے لکھ کے دے دیا ہے کہ یہاں بے شرمی سے دھاندلی کی گئی ہے کئی ایف آئی آر بھی درج کرائی گئی ہیں۔الیکشن کمشنر اور ریٹرننگ افسر ڈیرہ غازی کو اطلاع کر دی گئی ہے ہائی کورٹ لاہور میں بھی کیس چل رہا ہے۔حافظ صاحب اور تمام ووٹرز اور ہم سب کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ہم ان کے ساتھ ہیں۔اس حوالے سے ہڑتالیں بھی ہو سکتی ہیں۔نواز لیگ والے اس معاملے میں واضح موقف اختیار کریں۔ شہباز شریف اپنی جیت کے نشے میں نہ رہیں۔ایک ایک ووٹ کیلئے لوٹوں کی پذیرائی میں انہیں کوئی مشکل نہیں تو اپنے جیتے ہوئے ساتھی کو دھاندلی کا شکار نہ ہونے دیں۔یہ ریکارڈ بننے دیں کہ اس الیکشن میں ایک سابق وزیراعظم اور ایک سابق صدر پاکستان بھی ہار گیا ہے۔اس حوالے سے برادر عزیز عامر خاکوانی نے اپنی تحریر میں جرأت مندانہ اسلوب اختیار کیا ہے۔انہوں نے تو سرائیکی علاقے کے لوگوں کے انقلابی جذبے کی بات بھی کی ہے۔جاوید ہاشمی بھی اس علاقے کے ہیں۔یہ سُریلے لوگوں کا علاقہ ہے ان کی بات میں تاثیر ہے۔وہ ظالموں کو شکست دیں یہ ان کے ساتھ بھی مہربانی ہوگی کہ میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ظالموں کے ساتھ بھی ہمدردی کرو کہ انہیں ظلم کرنے سے روک لو'' مگر ہمارے ظالم ہمدردی کے قابل نہیں۔حافظ صاحب سے گزارش ہے کہ وہ میدان میں رہیں۔اس طرح حکام اور عوام میں سردار اور غلام میں فرق مٹے گا۔ حافظ صاحب نے ڈیرہ غازی خان میں سکول کھولے ہیں۔وہ لغاریوں کے پہاڑی علاقوں میں بھی سکول کھولیں۔میرانی صاحب اور ارشاد عارف سی این اے کے دوستوں کو لے کے وہاں جائیں گے۔

مولانا محمد اکرم جمیل صاحب کو صدمہ

مورخہ 27 جنوری بروز اتوار شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل صاحب کے بڑے بھائی محمد اسلم ولد دوست محمد مرحوم چک نمبر 115 مراد منڈی چشتیاں بہاول نگر میں وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نماز پنجگانہ کے پابند، بااخلاق اور ملنسار ہونے کے ساتھ ساتھ غریب لوگوں کے بڑے ہی ہمدرد تھے۔ چک نمبر 115 مراد کی جامع مسجد اہل حدیث کے متولی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔مرحوم کی نماز جنازہ چک نمبر 115 مراد میں مولانا محمد اکرم جمیل صاحب نے پڑھائی۔